78

سلسلة الاربعينات الحديث النبوی

أربعون حديثًا فی فضائل الصلاۃ علی النبی و السلام علیه

قال رسول الله ﷺ: نَضَّرَ اللهُ اِمرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

اربعین درود و سلام



تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:
نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

78
سلسلۃ اربعینات الحدیث النبوی

أربعون حديثا
فی فضائل الصلاۃ علی النبی والسلام علیہ

اربعین
فضائل دُرود وسلام

تالیف:
ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

نام کتاب: اربعین فضائل دُرود وسلام

تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217

TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511

E-Mail: darussalamny@hotmail.com

Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com

Web Site: www.assunnah.live

فہرستِ مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّيِّيْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ، وَتَابِعِيْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ۝۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ۝۵۲﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۶۷﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی ؒ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتہیٰ۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ . . . ﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآیۃ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ ،وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ ،وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ“ [1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ___)) [2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچا دے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ___))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔''[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .))[2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووی، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ إِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِینَات جمع کی ہیں۔ "أَلْاَرْبَعُوْنَ فِیْ فَضَائِلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وكتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِيْنُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اَمَّا بَعْدُ:

تمام رسولوں علیہم السلام پر درود شریف بھیجیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾﴾ (الصافات: 180۔ 182)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’پاک ہے تیرا رب، عزت کا رب، ان باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ اور سلام ان پر جو بھیجے گئے۔ اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔‘‘

حدیث 1

((عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ اِذَا سَلَّمَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: ﴿سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾﴾ .)) [1]

’’اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے سلام پھیرتے تو تین مرتبہ یہ کلمات ادا فرماتے: ﴿سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾﴾ (الصافات: 180۔ 182) تیرا عزت والا رب ان تمام عیوب سے پاک ہے جو کافر بیان

---

[1] تفسیر ابن کثیر: 441/4، فتح القدیر للشوکانی: 522/2، تفسیر قرطبی: 90/8.

کرتے ہیں، سلام رسولوں (علیہم السلام) پر اور تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہی سزاوار ہے۔''

مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت درود وسلام پڑھنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۵۶ ﴾ (الاحزاب : 56)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اس پر صلوٰۃ بھیجو اور سلام بھیجو، خوب سلام بھیجنا۔''

حدیث 2

((وَعَنْ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُوْلُ: بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ذُنُوبِي، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ . وَإِذَا خَرَجَ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ .))[1]

''اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے: ''بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ذُنُوبِي ، وَفْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ'' اللہ کے نام سے مسجد میں داخل ہوتا ہوں اللہ کے رسول پر سلام ہو، اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو یہ کلمات

[1] سنن ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعة، رقم: 771۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ادا فرماتے: ''بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ،اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ'' اللہ کے نام سے مسجد سے نکلتا ہوں اللہ کے رسول پر سلام ہو، اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور اپنے فضل کے دروازے میرے لیے کھول دے۔''

دعا کے وقت صرف درود وسلام پڑھنا

حدیث 3

((وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ: الرُّبُعَ ، قَالَ: مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ . قُلْتُ: النِّصْفَ ، قَالَ: مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ . قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ ، قَالَ: مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ . قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ: إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ .))[1]

''اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں اپنی دعا میں سے کتنا وقت درود کے لیے وقف کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جتنا تو چاہے۔ میں نے عرض کیا: ایک چوتھائی صحیح ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جتنا تو چاہے، لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو تیرے لیے اچھا ہے۔ میں نے عرض کیا، نصف وقت مقرر کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جتنا تو چاہے لیکن اگر

[1] سنن ترمذی ، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، رقم : 2457، سلسلة الصحيحة، رقم : 954.

اس سے زیادہ کرے تو تیرے لیے اچھا ہے۔ میں نے عرض کیا: دو تہائی مقرر کردوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تو چاہے، لیکن اگر زیادہ کرے تو تیرے لیے ہی بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: میں اپنی دعا کا سارا وقت درود کے لیے وقف کرتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تیرے سارے دکھوں اور غموں کے لیے کافی ہوگا اور تیرے گناہوں کی بخشش کا باعث ہوگا۔''

درود وسلام نبی کریم ﷺ پر پیش کیا جاتا ہے

حدیث 4

((وَعَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ، قَالَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ بَلِيتَ، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.))[1]

''اور حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب دنوں میں سے جمعہ کا دن افضل ہے اسی روز آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اسی روز ان کی روح قبض کی گئی، اسی روز صور پھونکا جائے گا، اسی روز اُٹھنے کا حکم ہوگا لہٰذا اس روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو تمھارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا

[1] سنن ابوداؤد، باب تفریع ابواب الجمعة، رقم: 1047، سنن ابن ماجة رقم: 1085، صحیح ابن خزیمة، رقم: 1733۔ ابن خزیمہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی ہڈیاں بوسیدہ ہو چکی ہوں گی یا یوں کہا کہ آپ ﷺ کا جسم مبارک مٹی میں جل چکا ہوگا تو پھر ہمارا درود آپ ﷺ کے سامنے پیش کیسے کیا جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انبیاء (علیہم السلام) کے اجسام زمین پر حرام کر دیے ہیں۔''

جمعۃ المبارک کے کثرت سے درود وسلام پیش کرنا

حدیث 5

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَكْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فِی يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ يُصَلِّ عَلَيَّ اَحَدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهٗ.)) [1]

''اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، جو آدمی جمعہ کے روز مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے درود وسلام پڑھنے کی فضیلت

حدیث 6

((وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَكْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَاِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِیْ مَلَكًا عِنْدَ قَبْرِیْ فَاِذَا

---

[1] صحيح الجامع الصغير، رقم: 1219.

صَلّٰی عَلَیَّ رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِیْ قَالَ لِیْ ذٰلِكَ الْمَلَكُ: یَا مُحَمَّدُ اِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ صَلّٰی عَلَیْكَ السَّاعَةَ .)) ❶

''اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اللہ تعالیٰ میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا جب بھی میرا کوئی اُمتی مجھ پر درود بھیجے گا، تو یہ فرشتہ مجھے کہے گا اے محمد! فلاں بن فلاں نے فلاں وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے۔''

دعا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے کا بیان

حدیث 7

((وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَجِلْتَ أَیُّهَا الْمُصَلِّیْ ، إِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُهُ . قَالَ: ثُمَّ صَلّٰی رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: أَیُّهَا الْمُصَلِّیْ ادْعُ تُجَبْ .)) ❷

''اور حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی (مسجد میں) آیا، نماز پڑھی اور دعا کرنے لگا: یا اللہ مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم کر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے آدمی تو نے (دعا مانگنے میں) جلدی کی ، جب نماز پڑھو اور دعا کے لیے بیٹھو تو اللہ تعالیٰ کے شایان شان

❶ سلسلة الأحاديث الصحيحه، رقم: 530.

❷ صحيح سنن ترمذی ، رقم: 3476، صحيح أبوداؤد، رقم: 1331.

حمد و ثنا کرو پھر مجھ پر درود بھیجو، پھر اپنے لیے دعا کرو۔ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے نماز پڑھی (نماز کے بعد) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے نمازی! دعا کر تیری دعا قبول کی جائے گی۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صبح و شام درود و سلام بھیجنے کا بیان

حدیث 8

((وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِيْنَ يَمْسِي عَشْرًا اَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))[1]

''اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام کے وقت مجھ پر درود بھیجا اسے روز قیامت میری سفارش حاصل ہوگی۔''

ہر مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا

حدیث 9

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَلَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَحَيْثُمَا كُنْتُمْ فَصَلُّوْا

[1] صحيح الجامع الصغير، رقم :6233.

عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری قبر کو میلہ نہ بناؤ اور نہ ہی اپنے گھروں کو قبرستان بناؤ، تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود بھیجتے رہو۔ تمھارا درود مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔''

نماز جنازہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنا

حدیث 10

((وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ السُّنَّةَ فِی الصَّلَاةِ عَلَی الْجَنَازَةِ اَنْ یُکَبِّرَ الْاِمَامُ ثُمَّ یَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ بَعْدَ التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی سِرًّا فِیْ نَفْسِهٖ ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَیُخَلِّصَ الدُّعَاءِ لِلْجَنَازَةِ فِی التَّکْبِیْرَاتِ وَلَا یَقْرَأُ فِیْ شَیْءٍ مِنْهُنَّ ثُمَّ یُسَلِّمُ سِرًّا فِیْ نَفْسِهٖ .)) [2]

''اور حضرت ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ نماز جنازہ میں امام کا پہلی تکبیر کے بعد خاموشی سے سورۃ فاتحہ پڑھنا (پھر دوسری تکبیر کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا پھر (تیسری تکبیر کے بعد) خلوص دل سے میت کے لیے دعا کرنا اور ان تکبیرات میں قراءت نہ کرنا (چوتھی تکبیر کے بعد) آہستہ سلام پھیرنا سنت ہے۔''

---

[1] مسند أحمد: 367/2، مجمع الزوائد: 4/3۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] مسند الشافعی، رقم: 588.

نبی کریم ﷺ پر درود وسلام نہ بھیجنے والا بخیل

حدیث 11

((وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْبَخِيْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ .)) [1]

''اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ میرے اوپر درود نہ بھیجے وہ بخیل ہے۔''

نبی کریم ﷺ پر درود نہ بھیجنے والوں کے لیے وعید

حدیث 12

((وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اُحْضِرَ الْمِنْبَرُ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ قَالَ: آمِيْنَ ثُمَّ ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ: آمِيْنَ، ثُمَّ ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ: آمِيْنَ، فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ قَالَ: فَقُلْنَا لَهٗ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهٗ، قَالَ: اِنَّ جِبْرِيْلَ عَرَضَ لِيْ فَقَالَ: بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْلَهٗ، فَقُلْتُ: آمِيْنَ، فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ: بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ: آمِيْنَ، فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ: بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ

[1] سنن ترمذی، باب قول رسول الله رغم أنف رجل، رقم: 3545، المشكاة، رقم: 933۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اَبَوَيْهِ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ ، فَقُلْتُ: آمِيْنَ .))[1]

''اور حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر لانے کا حکم دیا اور ہم منبر لائے ۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا: آمین۔ پھر دوسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا: آمین۔ پھر تیسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا: آمین۔ خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم نے ایسی بات سنی ہے جو اس سے پہلے نہیں سنی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا ہلاکت ہے اس آدمی کے لیے جس نے رمضان کا مہینہ پایا لیکن اپنے گناہ نہ بخشوائے ، میں نے جواب میں کہا آمین ، پھر جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا ہلاکت ہو ، اس آدمی کے لیے جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا جائے ، لیکن وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے ، میں نے جواب میں کہا آمین ، جب تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا ہلاکت ہے اس آدمی کے لیے جس نے اپنے ماں باپ یا دونوں میں سے کسی ایک کو بھی بڑھاپے کی عمر میں پایا ، لیکن ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی ، میں نے جواب میں کہا ، آمین۔''

حدیث 13

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ

[1] مستدرك حاكم: 103/3 ، در منثور: 185/1- حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ .))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رسوا ہوا وہ آدمی جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ درود نہ پڑھے، رسوا ہوا وہ آدمی جس نے رمضان کا پورا مہینہ پایا اور وہ اپنے گناہ نہ بخشوا سکا، رسوا ہوا وہ آدمی جس کے سامنے اس کے ماں باپ بڑھاپے کی عمر کو پہنچیں اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا درود وسلام بھیجنے والوں کو جواب دینا

حدیث 14

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ .))[2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص مجھے سلام کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح واپس لوٹاتا ہے اور میں (اس سلام کا) جواب دیتا ہوں۔''

درود وسلام بھیجنے والوں پر فرشتوں کی دعائے رحمت

حدیث 15

((وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

[1] سنن الترمذی، باب قول رسول اللّٰہ رغم أنف رجل، رقم :3545، المشکاۃ، رقم : 927- محدث البانی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن ابو داؤد ، کتاب المناسك، رقم :2041- محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا صَلَّى عَلَيَّ .)) [1]

''اور حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک کوئی مسلمان مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے اس وقت تک فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔''

جبرئیل علیہ السلام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں کو بشارت

حدیث 16

((وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ، جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرَى فِي وَجْهِهِ فَقُلْنَا: إِنَّا لَنَرَى الْبُشْرَى فِي وَجْهِكَ فَقَالَ: إِنَّهُ أَتَانِي الْمَلَكُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ: أَمَا يُرْضِيكَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا .)) [2]

''اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خوشی سے ٹمٹما رہا تھا ہم نے عرض کیا: آج ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر مسرت کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے یہ بات خوشی کا باعث نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو

---

1. مسند أحمد: 445/3، الترغيب والترهيب: 500/2۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
2. سنن نسائی ، رقم: 1216، سنن دارمی، رقم: 2773، مسند أحمد: 30/4۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

امتی ایک مرتبہ درود بھیجے ، میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں اور جو اُمتی ایک مرتبہ آپ ﷺ کو سلام کہے، میں اس کو دس مرتبہ سلام کہوں؟''

رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا قبولیت دعا کے لیے ضروری ہے

حدیث 17

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي وَالنَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: سَلْ تُعْطَهْ، سَلْ تُعْطَهْ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نماز پڑھ رہا تھا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تشریف فرما تھے۔ میں (دعا کے لیے) بیٹھا ،تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا ، پھر اپنے لیے دعا کی ،تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اس طرح) اللہ تعالیٰ سے مانگو ضرور دیے جاؤ گے (دوبارہ فرمایا) اللہ تعالیٰ سے مانگو دیے جاؤ گے۔''

حدیث 18

((وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.)) [2]

''اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جب تک نبی کریم ﷺ پر

---

[1] سنن ترمذی، رقم: 593، مسند أحمد: 386/2۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
[2] معجم كبير للطبرانی، رقم: 725، سلسلة الصحيحة، رقم: 3035.

درود نہ بھیجا جائے دعا معلق رہتی ہے۔''

درود وسلام بھیجنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا حق دار

حدیث 19

((وَعَنْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى دَخَلَ نَخْلًا، فَسَجَدَ، فَاَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ قَدْ تَوَفَّاهُ؟ قَالَ: فَجِئْتُ اَنْظُرُ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: مَا لَكَ؟ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ قَالَ: فَقَالَ: اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامَ قَالَ لِيْ: اَلَا اُبَشِّرُكَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ لَكَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَاةً، صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ، سَلَّمْتُ عَلَيْهِ .)) [1]

''اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز گھر سے نکلے اور کھجوروں کے باغ میں داخل ہوئے، بہت طویل سجدہ کیا حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی روح قبض نہ کر لی ہو۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کی طرف ہی دیکھ رہا تھا کہ آپ ﷺ نے سر اُٹھایا اور فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے یہ بات بتائی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: اے محمد ﷺ! کیا میں آپ (ﷺ) کو ایک بشارت نہ دوں؟ اللہ کریم فرماتا ہے، جو شخص آپ ﷺ پر درود بھیجے گا، میں بھی اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو آپ ﷺ پر سلام بھیجے گا میں بھی اس پر سلام بھیجوں گا۔''

[1] مسند أحمد: 191/1۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

درود وسلام بھیجنے والا رسول اللہ ﷺ کی سفارش کا مستحق

حدیث 20

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ اَوْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَقَّتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر درود بھیجا یا میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ (جنت میں بلند مقام) مانگا اس کے لیے میں قیامت کے روز سفارش کروں گا۔''

کثرت درود قربت رسول ﷺ کا باعث

حدیث 21

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً .)) [2]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر بکثرت درود بھیجتا ہے، قیامت کے روز سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔''

---

1. فضل الصلاة على النبي ﷺ للالباني ، رقم: 50.
2. سنن ترمذی، رقم: 484، صحيح ابن حبان، رقم: 9080، مشكوة المصابيح، رقم: 923 ۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا گناہوں کا کفارہ

حدیث 22

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ.)) ❶

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔''

درود صرف رسول اللہ ﷺ پر بھیجو

حدیث 23

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهُ قَالَ: لَا تُصَلُّوْا عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا عَلَى النَّبِيِّ وَلٰكِنْ يُدْعٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ بِالْاِسْتِغْفَارِ.)) ❷

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی (ﷺ) کے علاوہ کسی پر درود نہ بھیجو البتہ مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے استغفار کرو۔''

---

❶ سنن نسائی، رقم: 97، مسند أحمد: 102/3۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
❷ فضل الصلاة على النبي ﷺ، للالبانی، رقم: 75.

اللہ اور فرشتے صف کے دائیں طرف والوں پر درود بھیجتے ہیں

حدیث 24

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ.)) ❶

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صف کے دائیں طرف کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں۔''

حدیث 25

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّيْ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ.)) ❷

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب تک اپنی نماز کی جگہ پر جہاں اس نے نماز پڑھی ہے، بیٹھا رہے اور اس کا وضو نہ ٹوٹے، تب تک فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں اور یوں کہتے ہیں ''یا اللہ! اس کو بخش دے، اس پر رحم فرما۔''

---

❶ صحیح سنن ابوداؤد ، رقم: 628.

❷ صحیح بخاری، رقم: 445.

رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ مسنون درود

حدیث 26

((وَعَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قُلْنَا یَا رَسُولَ اللّٰهِ ! هٰذَا التَّسْلِیمُ فَکَیْفَ نُصَلِّی عَلَیْكَ؟ قَالَ: قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّیْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِیمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِیمَ .))[1]

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ پر سلام کا طریقہ تو معلوم ہے، ہم آپ ﷺ پر درود کیسے بھیجیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں کہو یا اللہ ! اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر اسی طرح رحمتیں نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم (علیہ السلام) پر نازل فرمائیں ۔ محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر اسی طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) پر نازل فرمائیں۔''

حدیث 27

((وَعَنْ عَبْدَالرَّحْمَنِ ابْنَ أَبِی لَیْلَى قَالَ: لَقِیَنِی كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِی لَكَ هَدِیَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِیِّ ﷺ؟ فَقُلْتُ: بَلَى، فَأَهْدِهَا لِی فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا: یَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَیْفَ الصَّلَاةُ عَلَیْكُمْ أَهْلَ الْبَیْتِ؟ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْكُمْ؟ قَالَ: قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

[1] صحیح بخاری ، رقم: 4798.

كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ .))[1]

''اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے اور کہنے لگے کیا میں تمھیں وہ چیز ہدیہ نہ دوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں، ضرور دو۔ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ ﷺ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو بتا دیا ہے ہم آپ ﷺ پر اور اہل بیت پر درود کیسے بھیجیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان الفاظ میں درود بھیجا کرو، یا اللہ محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر اسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمت بھیجی ہے، تعریف اور بزرگی تیرے ہی لیے ہے۔ یا اللہ! محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر برکت نازل فرمائی، تو بزرگ ہے اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔''

حدیث 28

((وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَنَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: صَلُّوا عَلَيَّ وَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ وَقُولُوا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ .))[2]

---

1. صحیح بخاری ، رقم : 3370 .
2. صحیح سنن نسائی ، رقم : 1225 .

''اور حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے (درود کے بارے میں) سوال کیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بھیجا کرو اور دعا میں اس کو لازم کر لو اور یوں کہو اے اللہ محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔''

حدیث 29

((وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیُّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُمْ قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰهِ كَیْفَ نُصَلِّی عَلَیْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّیَّتِهِ كَمَا صَلَّیْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِیمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّیَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِیمَ إِنَّكَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ .)) [1]

''اور حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ ﷺ پر کس طرح درود بھیجیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں کہو! یا اللہ محمد (ﷺ) پر آپ ﷺ کی ازواج رضی اللہ عنہن پر اور آپ ﷺ کی اولاد پر اسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے آل ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمت بھیجی، یا اللہ! محمد (ﷺ) پر، آپ ﷺ کی ازواج رضی اللہ عنہن پر اور آپ ﷺ کی اولاد پر اسی طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم (علیہ السلام) پر برکت نازل فرمائی، تو بے شک بزرگ اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔''

[1] صحیح بخاری، رقم: 3369.

رسول اللہ ﷺ پر سلام بھیجنے کا مسنون طریقہ

حدیث 30

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِلْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے، جب تم نماز پڑھو، تو کہو۔ تمام زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔ اے نبی (ﷺ) آپ (ﷺ) پر اللہ کا سلام اور اس کی رحمتیں اور برکتیں ہوں ہم پر بھی اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام۔ جب تم یہ کہو گے تو یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کے تمام نیکی بندوں کو پہنچیں گے چاہے وہ آسمان میں ہوں یا زمین میں۔ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔''

[1] صحيح بخاری، رقم: 831.

رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام نہ بھیجنے والے خسارہ اٹھائیں گے

حدیث 31

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَمْ یَذْكُرُوْا فِیْهِ عَزَّوَجَلَّ وَیُصَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ اِلَّا كَانَ عَلَیْهِمْ حَسْرَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَاِنْ دَخَلُوْا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ.))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مجلس میں لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں اور نبی اکرم ﷺ پر درود نہ بھیجیں وہ مجلس قیامت کے دن ان لوگوں کے لیے باعث حسرت ہوگی خواہ وہ نیک اعمال کے بدلے میں ہی جنت میں چلے جائیں۔''

حدیث 32

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ نَسِیَ الصَّلَاةَ عَلَیَّ خَطِیْءَ طَرِیْقَ الْجَنَّةِ.))[2]

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا اس نے جنت کا راستہ کھو دیا۔''

رسول اللہ ﷺ کے لیے پر وسیلہ کی دعا کرنا

حدیث 33

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ

[1] سلسلة الصحيحة، رقم: 76. [2] صحيح سنن ابن ماجه، رقم: 740.

يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ.)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جب مؤذن کی اذان سنو، تو وہی کچھ کہو، جو مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیوں کہ مجھ پر درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ اس کے بعد میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو۔ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو جنتیوں میں سے کسی ایک کو دیا جائے گا مجھے اُمید ہے کہ وہ جنتی میں ہی ہوں گا، لہٰذا جو میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرے گا اس کے لیے شفاعت واجب ہو جائے گی۔''

درود وسلام پہنچانے کے لیے فرشتے تعینات

حدیث 34

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ.)) [2]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[1] صحيح مسلم، رقم: 849.

[2] سنن نسائی، رقم: 82، سنن دارمی، رقم: 2774، مسند أحمد: 452/1۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے لوگوں کا سلام مجھے پہنچانے کے لیے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو زمین پر گشت کرتے رہتے ہیں۔''

حدیث 35

((وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَإِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِيْ مَلَكًا عِنْدَ قَبْرِيْ فَإِذَا صَلَّى عَلَيَّ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِيْ قَالَ لِي ذٰلِكَ الْمَلَكُ : يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ صَلَّى عَلَيْكَ السَّاعَةَ .)) [1]

''اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو۔ اللہ تعالیٰ میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا۔ جب بھی میرا کوئی اُمتی مجھ پر دُرود بھیجے گا، تو یہ فرشتہ مجھے کہے گا: اے محمد ﷺ! فلاں بن فلاں نے فلاں وقت آپ پر دُرود بھیجا ہے۔''

حدیث 36

((عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَبْخَلَ النَّاسِ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ .)) [2]

''اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سے بخیل ترین آدمی وہ ہے جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ میرے اوپر دُرود نہ بھیجے۔''

---

1. سلسلة الأحاديث الصحيحة، للالبانی الجزء الرابع، رقم :1530.
2. فضل الصلاة على النبي للالبانی ، رقم : 37.

بعض مقاماتِ درود وسلام

حدیث 37

((وَعَـنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَـالَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَـجْـلِسًـا لَـمْ یَـذْكُرُوْا اللّٰهَ فِیْهِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَیْهِمْ تِرَةً، فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُمْ.))[1]

’’اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی جگہ بیٹھیں اور اس جگہ نہ اللہ کا ذکر کریں اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجیں تو وہ مجلس ان پر باعث افسوس اور نقصان ثابت ہوگی۔ اگر اللہ چاہے ان کو عذاب دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔‘‘

حدیث 38

((وَعَـنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ رضی اللہ عنہما قَـالَ: عَلَّمَنِیْ عَـلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَـلِـمَـاتٍ أَقُوْلُهُنَّ فِی الْوِتْرِ فِی الْقُنُوْتِ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْـمَنْ هَدَیْتَ، وَعَافِنِیْ فِیمَنْ عَافَیْتَ، وَتَوَلَّنِیْ فِیمَنْ تَوَلَّیْتَ، وَبَـارِكْ لِـیْ فِیْـمَا أَعْطَیْتَ، وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ، إِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُـقْـضٰـی عَـلَیْكَ، وَإِنَّـهُ لَا یَذِلُّ مَنْ وَالَیْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ.))[2]

---

[1] سنن ترمذی، كتاب الدعوات، رقم :3380، سلسلة الصحیحة، رقم : 74.

[2] سنن النسائی، كتاب قیام اللیل وتطوع النهار، رقم :1746، سنن الكبرىٰ للبیهقی : 290/2، ارواء الغلیل :172/2۔ محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

''اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر میں (پڑھنے کے لیے) مجھے یہ کلمات سکھائے۔ فرمایا: (حسن! یوں) کہا کرو: ''اَللّٰهُمَّ اهْدِنِی فِیمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِی فِیمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِی فِیمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِی فِیمَا أَعْطَیْتَ وَقِنِی شَرَّ مَا قَضَیْتَ إِنَّكَ تَقْضِی وَلَا یُقْضَی عَلَیْكَ وَإِنَّهُ لَا یَذِلُّ مَنْ وَالَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ '' ''اے اللہ! مجھے ہدایت دے کر ان لوگوں کے زمرہ میں شامل فرما جنہیں تو نے رشد و ہدایت سے نوازا ہے اور مجھے عافیت دے کر ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے عافیت بخشی ہے اور جن لوگوں کو تو نے اپنا دوست بنایا ہے ان میں مجھے بھی شامل کر کے اپنا دوست بنا لے۔ جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں میرے لیے برکت ڈال دے، اور جس شر و برائی کا تو نے فیصلہ فرمایا ہے اس سے مجھے محفوظ رکھ اور بچا لے۔ یقیناً تو ہی فیصلہ صادر فرماتا۔ جسے تیرے خلاف فیصلہ صادر نہیں کیا جا سکتا اور جس کا تو والی بنا وہ کبھی ذلیل وخوار اور رسوا نہیں ہو سکتا۔ ہمارے پروردگار آقا! تو (بڑا) ہی برکت والا اور بلند و بالا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیج۔''

حدیث 39

((وَعَنْ نَافِعٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ دَخَلَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَتَاهُ.)) [1]

''اور حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر سے

[1] مؤطا امام مالك: 166/1.

واپس آ کر مسجد تشریف لاتے تو (تحیۃ المسجد ادا کرنے کے بعد) قبر اطہر پر حاضر ہوتے اور یوں سلام کرتے: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ'' پھر (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یوں سلام کرتے) ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ'' پھر (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ سے سلام کرتے) ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَتَاهُ.''

حدیث 40

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰى عَلَیَّ فِی الْكِتَابِ لَمْ تَزِلِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَه، مَا دَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذَالِكَ الْكِتَابِ .)) [2]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میرے نام کے ساتھ کتاب میں درود لکھتا ہے جب تک میرا نام کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

---

[1] الشفاء للقاضي عياض، ص:308.